جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب

معوذتین ! پر مستشرقین کے اعتراضات کا جائزہ

مستشرقین اور منکرین قرآن ، مختلف ادوار میں مختلف حیلوں بہانوں اور مکر و فریب سے قرآن کی حقانیت ، اعجاز اور اس کے انقلابی پیغام پر حملے کرتے رہتے ہیں اور فکر زیغ و ضلال پھیلاتے رہتے ہیں ، معوذتین سے متعلق بھی ان کے اعتراضات اسی سلسلہ منحوس کی مذموم کڑیاں ہیں جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب نے اس موضوع کا مفصل جائزہ لیا اور ایک شاہکار علمی مقالہ لکھ کر مستشرقین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے ، ذیل میں اس کی پہلی قسط نذر قارئین ہے (ادارہ)

قابلِ توجہ مسئلہ یہ ہے کہ آیا اِن دونوں سورتوں کا قرآنی سورتیں ہونا قطعی طور پر ثابت ہے یا اس میں کسی شک کی گنجائش ہے ؟ یہ سوال اس لیے پیدا ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے عظیم القدر صحابی سے بعض روایتوں میں یہ بات منقول ہوئی ہے کہ وہ اِن دونوں سورتوں کو قرآن کی سورتیں نہیں مانتے تھے ۔ اور اپنے مصحف سے انہوں نے اِن کو ساقط کر دیا تھا ۔ امام احمد ، بزّار ، طرانی حمیدی ، ابن حبّان وغیرہ محدثین نے مختلف سندوں سے یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے ۔ اِن روایات میں نہ صرف یہ کہا گیا ہے کہ وہ فرماتے تھے " قرآن کے ساتھ وہ چیزیں نہ ملاؤ جو قرآن کا جزء نہیں ہیں ۔ یہ دونوں قرآن میں شامل نہیں ہیں ۔ یہ تو ایک حکم تھا ۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا ۔ کہ آپ اِن الفاظ میں رب کی پناہ مانگیں " بعض روایات میں اِس پر یہ اضافہ بھی ہے کہ وہ اِن سورتوں کو نماز میں نہیں پڑھتے تھے ۔ (۱)

اِن روایات کی بناء پر عوام اور ناواقفوں کو عموماً اور مخالفینِ اسلام کو خصوصاً قرآن کے بارے میں یہ شبہات اُبھارنے کا موقع مل گیا کہ معاذ اللہ یہ کتاب تحریف سے محفوظ نہیں ہے ۔ بلکہ اس میں جب یہ دو سورتیں الحاقی ہیں تو نہ معلوم اور کیا کیا حذف و اضافے اِس کے اندر ہوئے ہوں گے ۔

علاوہ ازیں ان روایات سے ظاہری یہ خیال ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمام قرآن مرتب لکھا ہوا نہ تھا۔ اور صحابہ کو اس ترتیب سے پورا یاد نہ تھا۔ ورنہ ابن مسعودؓ جو صحابہ میں بڑے ذی فضل و کمال اور جلیل القدر عالم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خلوت اور جلوت میں ابتداء نبوت سے آخر تک رہے۔ اس سے ناواقف نہ ہوتے۔ اس لیے ضروری ہے۔ کہ اس قسم کی تمام روایتوں پر کافی روشنی ڈالی جائے۔ معوذتین کے متعلق ابن مسعودؓ (م ۳۲ھ) سے تین شخصوں کی روایات ہیں۔

۱۔ عبدالرحمٰن بن یزید النخعی ۔ ۲۔ علقمہ ۔ ۳۔ زر بن حبیش ۔

۱۔ عبدالرحمٰن بن یزید کی روایت

ا۔ عن عبد اللہ بن احمد من حدیث الاعمش عن ابی اسحاق عن عبد الرحمٰن بن یزید قال کان عبد اللہ یحك المعوذتین من مصاحفه و یقول انهما لیستا من کتاب اللہ۔ (۲)

ترجمہ :۔ عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ معوذتین کو اپنے مصاحف سے چھیل دیتے تھے۔ اور یہ فرماتے تھے کہ یہ قرآن میں نہیں ہیں۔ یعنی یہ قرآن کی سورتیں نہیں ہیں۔

ب :۔ عبد اللہ بن احمد عن عبد الرحمٰن بن یزید قال کان عبد اللہ یحك المعوذتین من المصحف و یقول انما امر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یتعوذ بهما و لم یکن عبد اللہ یقرأ بهما و یقول انهما لیستا من کتاب اللہ۔ (۳)

" عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ کہ ابن مسعودؓ معوذتین کو قرآن سے چھیل دیتے تھے، اور فرماتے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو تعویذ بنانے کو فرمایا ہے۔ اور نیز ابن مسعودؓ ان دونوں کی تلاوت بھی نہیں کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ قرآن میں نہیں ہے "

ج ۔ واخرج عبد اللہ بن احمد فی زیادات المسند والطبرانی وابن مردویه من طریق الاعمش عن ابی اسحاق عن عبد الرحمٰن بن یزید النخعی قال کان عبد اللہ بن مسعود یحك المعوذتین من مصاحفه و یقول انهما لیستا من القرآت او من کتاب اللہ۔ (۴)

" عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ ابن مسعودؓ معوذتین کو چھیل دیتے تھے۔ اور فرماتے کہ یہ قرآت

کی سورتیں نہیں ہیں۔"

ب- علقمہ کی روایت

أ- قال احمد ثنا الازرق بن علی ثنا حسان بن ابراہیم ثنا الصلت بن بہرام عن ابراہیم عن علقمة قال كان عبد الله يحك المعوذتين من المصحف ويقول انما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتعوذ بهما ولم يكن عبد الله يقرأ بهما۔ (۲۸)

"علقمہ کہتے ہیں۔ ابن مسعودؓ معوذتین کو قرآن سے چھیل دیتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعویذ بنانے کا حکم دیا ہے۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ ان کی تلاوت بھی نہیں کرتے تھے۔"

ب- واخرج الطبرانی عن ابن مسعودؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن هاتين السورتين فقال قيل لي فقلت فقولوا كما قلت۔ (۲۹)

"طبرانی نے ابن مسعودؓ کی روایت لکھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دو سورتوں (معوذتین) کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھ سے کہا گیا ہے پس میں نے کہا۔ تم بھی کہو جیسا میں نے کہا ہے۔"

۳- زر بن حبیش کی روایت

أ- قال احمد ثنا وكيع ثنا سفيان عن عاصم عن زر بن حبيش قال سألت ابن مسعودؓ عن المعوذتين فقال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عنهما فقال قيل لي قل فقلت لكم فقولوا قال أبي فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم فنحن نقول۔ (۳۰)

"احمد نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اور وہ زر بن حبیش سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ سے معوذتین کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق پوچھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ مجھ سے کہا گیا تو میں نے تم لوگوں سے کہہ دیا۔ پس تم کہو۔ ابی نے کہا ہے۔ پس ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا لہٰذا ہم کہتے ہیں۔"

ب- قال الامام احمد ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة انا عاصم بن بهدلة عن زر بن حبيش قال قلت لأبي بن كعب ان ابن مسعودؓ لا يكتب المعوذتين في مصحفه فقال أشهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرني ان جبريل عليه السلام قال له قل اعوذ برب الفلق فقلتها قال قل اعوذ برب الناس فقلتها فنحن نقول ما قال لي

النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (۸)

"امام احمد نے عفان سے انہوں نے حماد سے انہوں نے عاصم سے اور انہوں نے زر بن حبیش سے روایت کی ہے۔ کہ میں نے اُبیؓ سے کہا۔ ابن مسعودؓ اپنے مصحف میں معوّذتین کو نہیں لکھتے ہیں۔ اُبیؓ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی ہے۔ کہ جبریل علیہ السلام نے آپؐ سے کہا۔

"کہو قل اعوذ برب الفلق" اور میں نے کہا۔ اور کہا "کہو قل اعوذ برب النّاس" اور میں نے کہا۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔"

ج ۔ عن سفیان بن عیینۃ ثنا عبدۃ بن ابی لبابۃ وعاصم بن بہدلۃ انّھما سمعا زِرّ بن حبیش یقول سألت اُبیّ بن کعب عن المعوّذتین فقلت یا ابا المنذر انّ اخاک ابن مسعودؓ یحکّھما من المصحف فقال انی سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قیل لی فقلت فنحن نقول کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (۹)

"سفیان بن عیینہ عبدۃ اور عاصم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ان دونوں نے زرّ بن حبیش سے سنا کہ میں نے ابی بن کعب سے معوّذتین کے متعلق سوال کیا۔ اے ابا المنذر آپ کے بھائی ابن مسعودؓ معوّذتین کو مصحف سے کھرچ دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا، مجھ سے کہا گیا اور میں نے کہا۔ لہٰذا ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔"

د ۔ حدّثنا علیّ بن عبد اللہ ثنا سفیان ثنا عبدۃ بن ابی لبابۃ عن زِرّ بن حبیش قال سفیان وحدّثنا ایضاً عاصم عن زِرّ مثلہٗ قال سألت ابی بن کعب فقلت یا ابا المنذر انّ اخاک ابن مسعودؓ یقول کذا وکذا فقال انی سألت النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قیل لی فقلت فنحن نقول کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (۱۰)

"ہم سے علی بن عبد اللہ نے، اُن سے سفیان نے اُن سے عبدہ بن ابی لبابۃ نے زرّ سے اور سفیان نے عاصم سے بھی زرّ کی روایت سُنی ہے۔ کہ وہ کہتے تھے۔ میں نے ابی بن کعب سے دریافت کیا۔ اور اُن سے کہا۔ اے ابا المنذر آپ کے بھائی ابن مسعودؓ یہ اور وہ کہتے ہیں۔ اُبیؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھ سے کہا گیا۔ اور میں نے کہا۔ پس ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔"

تحقیق دربارۂ روایات مذکورہ بالا

معوذتین کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (م ۳۲ھ) سے عبدالرحمٰن، علقمہ اور زر بن حبیش نے یہ روایت کی ہے۔ لیکن عبدالرحمٰن کے سوا کسی نے اپنی روایت میں ابن مسعودؓ کا یہ قول نقل نہیں کیا۔ "انھما لیستا من کتاب اللہ"۔ یعنی یہ دونوں قرآن کی سورتیں نہیں ہیں۔ ابن مسعودؓ کا انکار صرف عبدالرحمٰن نے نقل کیا ہے۔ ابن مسعودؓ کی اس روایت کو چند باتوں نے مشتبہ کر دیا۔ لائق اعتبار نہ چھوڑا اور صحت کے درجے سے گرا دیا۔

۱۔ ابن مسعودؓ سے اس جملہ کی روایت میں عبدالرحمٰن منفرد ہے۔ علقمہ اور زر بن حبیش کی روایت میں یہ جملہ نہیں ہے۔

۲۔ عبدالرحمٰن بن یزید کو ابوعبداللہ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے۔ اسی طرح امام ذہبیؒ لکھتے ہیں۔ "وقال الفلاس عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ضعیف الحدیث، حدث عن مکحول احادیث مناکیر عند اہل الکوفۃ" (۱۱)

۳۔ عبدالرحمٰن سے راوی ابواسحٰق ہے۔ جس کے بارے میں عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں۔ "افسد حدیث اھل الکوفۃ ابو اسحٰق، والا عمش۔ وکذا قال مغیرۃ" (۱۲) کہ اُس نے اہل کوفہ کی روایات کو فاسد کر دیا۔ اور اُن سے صحیح روایات نہیں کرتا۔ اور یہ روایت اہل کوفہ سے ہے۔ نیز ابواسحٰق کے بارے میں ابن سعد کہتا ہے "کان ضعیفا فی الحدیث" حدیث میں وہ ضعیف تھے۔ (۱۳)

۴۔ ابواسحٰق سے راوی اعمش ہے۔ جس کی حدیث میں بہت اضطراب ہوتا ہے۔ جیسا کہ امام احمدؒ فرماتے ہیں "فی حدیث الا عمش اضطراب کثیر" علاوہ ازیں وہ مدلس ہے اور ضعفاء سے تدلیس کرتا ہے۔ جیسا کہ امام

"ھو یدلس و ربما یدلس عن ضعیف" (۱۴)

۵۔ سلیمان بن مہران الاعمش (م ۱۴۸ھ) شیعہ ہے۔ (۱۵) اگرچہ بعض نے اس کی توثیق کی ہے(۱۶) اور یہ روایت چونکہ عام شیعوں کے خیالات کی تائید کرتی ہے۔ اس لیے اعمش شیعی کی ایسی حدیث قابل تنقیح ہے۔ ابن مدینیؒ کہتے ہیں۔ "الا عمش کان کثیر الوھم فی احادیث ھؤلاء الضعفاء" (۱۷)

۶۔ اعمش یا ابواسحٰق اِن دونوں میں سے تنہا ایک ہی اہل کوفہ کی روایت کو فاسد کر دیتا ہے۔

لہٰذا اس روایت کو بھی مد نظر رکھا جائے تو اس کا شاذ ہی شک ہو جائے گا۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (م ۳۲ھ) صحابہ میں ممتاز فاضل اور ذی کمال صحابی ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے مسند تعلیم کو حرکت دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ میں کسی نے اس قدر تعلیم نہیں دی۔ خلیفہ دوم کے عہد سے آخر عمر تک کوفہ میں انہیں کی ذات سے علوم کا چشمہ جاری تھا۔ تمام اہل کوفہ نے انہیں کے دامن فیض میں تربیت پائی۔ تمام اسلامی دنیا خصوصاً کوفہ میں ہزاروں ان کے شاگرد ایسے تھے جو مسند افتاء اور قضا اور تدریس پر ممتاز تھے۔ اس لیے یہ امر نہایت ہی تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ہزاروں شاگردوں میں سے کوئی ایسی روایت نہیں کرتا۔ ہزاروں شاگردوں میں سے صرف ابو اسحٰق کا اس روایت میں منفرد ہونا اور ابو اسحٰق کا یہ روایت کرنا اس کے عدم وثوق اور مجروح ہونے پر ایسی شہادت ہے کہ اس کے بعد کسی گواہ کی حاجت نہیں رہتی۔ خصوصاً اس حالت میں کہ ابن مسعودؓ کے ہزاروں شاگردوں نے اسی قرآن کی روایت کی ہے۔ اور تواتر سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اسی قرآن کا درس دیا ہے۔

۸۔ ابن مسعودؓ جیسے جلیل القدر صحابی کا معوذتین کے قرآن ہونے سے انکار اور اختلاف ایک اہم مسئلہ ہے۔ جس کی دوسری مثال موجود نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایسی بات ہے کہ ابن مسعودؓ کے سوا کسی نے ایسی بات نہیں کی۔ اور اس میں ابن مسعودؓ نے تمام صحابہ کرامؓ سے خلاف کیا۔ اور انہوں نے اسلام سے انکار کیا۔ ایسی حالت میں ابن مسعودؓ کی اس نقل سے ان کے تمام شاگرد ضرور واقف ہوتے۔ اور اس بات کی روایت کرتے، اور اپنے عہد میں ابن مسعودؓ اس مسئلے کی وجہ سے بدنام ہو جاتے۔ اور ان پر انگلیاں اٹھتیں۔ اور اسلام کا بچہ بچہ اس سے واقف ہوتا۔ (۲۸)

۹۔ علاوہ ازیں خود حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایسی روایت کی ہے جس سے معوذتین کا قرآن ہونا اظہر من الشمس ہے۔

چنانچہ امام سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے بحوالہ امام طبرانیؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث یوں مرفوعاً نقل کی ہے۔

اخرج الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن ابن مسعودؓ عن النبی صلی اللہ علیہ

قال لقد انزل علیّ ایات لم ینزل مثلھن المعوذتین" (۱۹)

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ بلاشبہ مجھ پر ایسی چند آیات نازل ہوئی ہیں۔ کہ ان کی مثل نازل نہیں ہوئیں۔ یعنی معوذتین۔ اس حدیث کی سند عمدہ ہے۔"

حدیث بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو اس بات کا علم تھا۔ کہ معوذتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہیں۔ اب اس علم کے بعد کیا ابن مسعودؓ سے یہ ممکن ہے۔ کہ معوذتین کو قرآن سے خارج بتائیں۔ ابن مسعودؓ کی تو بڑی شان ہے۔ یہ تو عام مسلمانوں سے بھی ممکن نہیں۔ ابن مسعودؓ خود فرمایا کرتے تھے۔ "وکان یقول مامن آیۃ الا وانا اعلم انہا لم نزلت وکیف نزلت ولو علمت ان احدا اعلم منی بکتاب اللہ لرحلت الیہ" (۲۰)

"کوئی آیت ایسی نہیں۔ جس کے بارے میں مجھے یہ علم نہ ہو کہ وہ کیوں نازل ہوئی۔ اور کیسے نازل ہوئی۔ اور اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ کوئی دوسرا مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کو جانتا ہے۔ تو میں اس کی خدمت میں حاضر ہوتا۔"

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معوذتین کو نمازوں میں پڑھا۔ (۲) صحابہ کرامؓ کو ان کی تعلیم دی۔ صحابہؓ نے آپؐ سے ان کو سنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فضائل اور ثواب کو بارہا بیان فرمایا۔ قرآن کی دوسری صورتوں سے جو ان کو فضیلت ہے۔ وہ بھی بیان فرمائی ہے۔ اور تمام کتب حدیث خصوصاً صحاح میں معوذتین کے بارے میں متواتر روایات ہیں۔ اس لیے صحابہ سے لے کر تمام امت کا معوذتین کے قرآن ہونے پر اتفاق ہے جیسے دیگر صورتوں پر اتفاق ہے۔ ایسی حالت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا اس سے ناواقف ہونا ان واقعات سے ہے جس کے سمجھنے سے انسان کی عقل قاصر ہے۔ اور بجز اس کے صحیح عقل اور انصاف کا فتویٰ نہیں ہو سکتا۔ کہ ابن مسعودؓ کے پردے میں کوئی ناپاک ضمیر ہے۔ جس نے اپنے گندہ تدبیر اور عیاری کو چھپا... ابن مسعودؓ کا فضل و کمال اس خباثت اور گندگی کا ہرگز متحمل نہیں ہے۔ اس میں شک... ابن مسعودؓ کے فضل و کمال کے دامن پر جو بدنما داغ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہ اس... نہیں ہوئی کہ وہ خود اپنے اندر اپنے بطلان کی روشن شہادت رکھتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ الشیبانی، احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مسند احمد ج ۵ ص ۱۲۹
ابن کثیر، اسمٰعیل بن عمر (م ۷۷۴ھ) تفسیر القرآن العظیم سورۃ الفلق۔ السیوطی
جلال الدین (م ۹۱۱ھ) الدر المنثور سورۃ الفلق

۲۔ مسند احمد ج ۵ ص ۱۲۹ - ۱۳۰

۳۔ قسطلانی، محمد بن ابی بکر (م ۹۲۳ھ) ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ج ۷ ص ۴۲۸۔

۴۔ العینی، بدرالدین محمود بن احمد (م ۸۵۵ھ) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۲۰ ص ۱۰

۵۔ اسمٰعیل بن عمر (م ۷۷۴ھ) تفسیر القرآن العظیم سورۃ الفلق۔

۶۔ السیوطی، جلال الدین (م ۹۱۱ھ) الدر المنثور سورۃ الفلق۔

۷۔ حوالہ نمبر ۲

۸۔ ایضاً

۹۔ الحمیدی، عبداللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ) المسند الحمیدی ج ۱ ص ۱۸۵

۱۰۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل (م ۲۵۶ھ) صحیح بخاری کتاب التفسیر، سورۃ الفلق۔

۱۱۔ الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (م ۷۴۸ھ) میزان الاعتدال ج ۲ ص ۵۹۸

۱۲۔ احمد بن حنبل کتاب العلل ج ۱ ص ۵۵، ۱۴۷ - میزان الاعتدال ج ۲ ص ۲۲۴

۱۳۔ محمد بن سعد (م ۲۳۰ھ) طبقات الکبریٰ ج ۸ ص ۱۴۲ -

۱۴۔ میزان الاعتدال ج ۲ ص ۲۲۴

۱۵۔ المزی، جمال الدین یوسف بن عبدالرحمٰن (م ۷۴۲ھ) تہذیب الکمال فی اسماء الرجال ج ۱۲ ص ۹۱۔

۱۶۔ الذہبی، شمس الدین محمد، تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۲۵

۱۷۔ حوالہ نمبر ۱۴ -

۱۸۔ الباقلانی، ابوبکر القاضی، اعجاز القرآن علی ہامش الاتقان ج ۲ ص ۱۹۴

۱۹۔ الدارمی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن (م ۲۵۵ھ) مسند دارمی باب فضائل القرآن۔

۲۰۔ الفرہاروی، محمد عبدالعزیز (م ۱۲۳۹ھ) النبراس ص ۵۹۳

۲۱۔ جامع ترمذی، ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء مایقراء فی الوتر۔